

وفاق المدارس العربیہ  
کے سالانہ امتحان تحفیظ و تجوید  
کیلئے نہایت آسان و مختصر

# تَجْوِیْدُ الْأَطْفَالِ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مؤلف

قاری حبیب الرحمن

جامعہ صدیقیہ، توحید پارک، گلشن راوی، لاہور

042-7460606, 0300-4388828



## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين  
و على آله واصحابه اجمعين اما بعد .

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو روز اول سے ہی تجوید کے ساتھ تعلیم دینا چاہیے نورانی قاعدہ کی پہلی تختی ہی سے دھیرے دھیرے اس کی مشق کرانا چاہیے اس کے بعد ناظرہ اور حفظ کے دوران اس کی سختی سے پابندی کرنا چاہیے تاکہ زبان صحیح تلفظ کر سکے ابتدائی محنت پتھر پر لکیر کی مانند ہو جاتی ہے اور اگر اس پر توجہ نہ دی جائے یا قاعدہ، ناظرہ اور حفظ میں غلط تلفظ سے پڑھایا جائے اور تجوید کی پابندی نہ کرائی جائے تو:

نخست اول چوں نہد معمار کج  
تا ثریا سے رود دیوار کج

ہمارے اکابر اساتذہ میں سے حضرت قاری فضل کریم صاحب اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جس کا مشاہدہ ان کے باقی ماندہ تلامذہ کو سن کر آج بھی کیا جاسکتا ہے۔

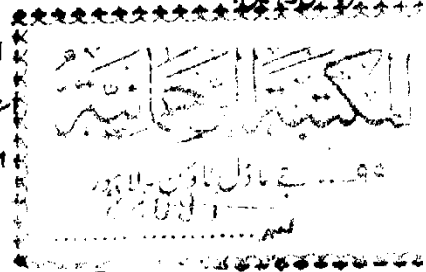
یہ مختصر رسالہ کم سن طلباء و طالبات کے لیے لکھا گیا ہے اس لیے اس کا نام تجوید الاطفال ای تجوید للاطفال رکھا گیا ہے۔ احقر کا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ ذہین بچے پندرہ بیس روز اور متوسط درجہ کے طلباء و طالبات ماہ / ڈیڑھ ماہ میں ان قواعد کو بآسانی یاد کر سکتے ہیں اور تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں شرط یہ ہے کہ ان کی عمر کو ذہن میں رکھ کر تعلیم دی جائے۔

www.KitaboSunnat.com

اللہ جل شانہ ہمیں تجوید سے قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عنایت

فرمائیں۔ آمین

احقر الانام حبیب الرحمن غفرلہ  
استاذ جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی لاہور  
۲۶ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ / ۵ مارچ ۲۰۰۸ء بدھ



## تجوید کی تعریف

ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا اور اس کی صفات کو ادا کرنا۔

### لُحْن کی تعریف

قرآن مجید کے غلط پڑھنے کو لُحْن کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ 1- لُحْن

جَلِی۔ 2- لُحْن خَفِی

#### 1- لُحْن جَلِی

لُحْن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں اس کی چار قسمیں ہیں۔

- (i) ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا جیسے قُلْ کو کُلْ پڑھنا وغیرہ۔
  - (ii) کسی حرف کو بڑھانا جیسے قَالَ کو قَالَا پڑھنا۔
  - (iii) کسی حرف کو گھٹانا جیسے یُوْلَدْ کو یُلْدْ پڑھنا۔
  - (iv) زبر، زیر، پیش وغیرہ کو ایک دوسرے کی جگہ پڑھنا جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتَ پڑھنا، قَبْلُ کو قَبْلُ پڑھنا، فَعَلْتَ کو فَعَلْتَ پڑھنا وغیرہ۔
- نوٹ: لُحْن جلی حرام ہے بعض دفعہ ایسی غلطی سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

#### 2- لُحْن خَفِی

صفاتِ مُحَسَّنَہ میں غلطی کرنے کو لُحْن خفی کہتے ہیں یعنی قُرْآن نے حرفوں کے حسین ہونے کے جو قاعدے مقرر کیے ہیں ان کے خلاف پڑھنا جیسے موٹی راء کو باریک پڑھنا غنہ و مد نہ کرنا وغیرہ۔

نوٹ: لُحْن خفی مکروہ ہے۔

## دوسرا سبق

### اِسْتِعَاذَةُ اور بِسْمَلَهُ

#### اِسْتِعَاذَةُ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنے کو اِسْتِعَاذَةُ کہتے ہیں۔  
قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اِسْتِعَاذَةُ پڑھنا ضروری ہے۔

#### بِسْمَلَهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کو بِسْمَلَهُ کہتے ہیں۔  
قرآن مجید کی ہر سورت کے شروع میں بِسْمَلَهُ پڑھنا ضروری ہے البتہ سورۃ توبہ کے شروع میں بِسْمَلَهُ نہیں پڑھی جاتی۔  
اگر کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کیا تو اِسْتِعَاذَةُ ضروری ہے اور بِسْمَلَهُ پڑھنا بہتر ہے، ضروری نہیں۔

#### تیسرا سبق

### مَخَارِجُ

جہاں سے حرف نکلتا ہے اسے مَخْرُجُ کہتے ہیں اس کی جمع مخارج ہے۔ مخارج

سترہ ہیں۔

مخرج نمبر 1: منہ کے اندر کا خلا، اس سے تین حروف نکلتے ہیں۔

(i) الف ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر ہو جیسے قَالَ۔

(ii) یاء ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر ہو جیسے قِيلَ۔

(iii) واو ساکن جبکہ اس سے پہلے پیش ہو جیسے جُوعٌ۔

نوٹ: ان تین کو حُرُوفُ مَدَّة کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 2: حلق کا پچھلا حصہ (سینہ کی طرف والا) اس سے دو حرف نکلتے ہیں۔ ء، ه۔

مخرج نمبر 3: حلق کا درمیانی حصہ، اس سے دو حرف نکلتے ہیں ع، ح۔

مخرج نمبر 4: حلق کا اگلا حصہ (منہ کی طرف والا) اس سے دو حرف نکلتے ہیں غ، خ۔

نوٹ: ان چھ حرفوں کو خُرُوفِ حَلَقَتِی کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 5: زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو، اس سے ق نکلتا ہے۔

مخرج نمبر 6: منہ کی جانب زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو، اس سے ک نکلتا ہے۔

ان دونوں کو خُرُوفِ لَهَاتِیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 7: وسط زبان اور اوپر کا تالو اس سے ج ش اوری (متحرک، لین) نکلتے ہیں انھیں

حروفِ شَجَرِیہ کہتے ہیں۔ حرکت والی کو متحرک کہتے ہیں اور جس ی ساکن سے

پہلے زیر ہوا سے یائے لین کہتے ہیں جیسے رَنْب۔

نوٹ: آگے آنے والے مخارج کو سمجھنے کے لیے دانتوں کے نام اور زبان کے

حصوں کے نام جاننا ضروری ہے۔ اس لیے پہلے انھیں بیان کیا جاتا ہے۔ انسان

کے منہ میں تین دانت ہوتے ہیں۔ سولہ اوپر اور سولہ نیچے ہوتے ہیں۔ ان میں

سے بارہ دانت اور تین ڈاڑھیں ہوتی ہیں۔ ان کے چھ نام ہیں۔

1- لُثَايَا 2- رَبَاعِيَّات 3- اَنْثِيَاب

4- ضَوَاحِك 5- طَوَاجِنُ 6- نَوَاجِذُ

نوٹ: پہلے تین دانتوں اور آخری تین ڈاڑھوں کے نام ہیں۔

## 1- لُثَايَا

سامنے کے بالکل درمیانی چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں دو اوپر والوں کو ثنایا علیا کہتے

ہیں۔ اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔

## 2- رَبَاعِيَّات

ثنایا کے ساتھ والے چار دانتوں کو رباعیات کہتے ہیں یہ بھی دو اوپر اور دو نیچے

ہوتے ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

### 3- اُنیاب

رَباعیات کے ساتھ والے چار دانتوں کو انیاب کہتے ہیں یہ بھی دو اوپر اور دو نیچے ہوتے ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

### 4- ضَوَاجِک

اُنیاب کے ساتھ والی چار ڈاڑھوں کو ضَوَاجِک کہتے ہیں یہ بھی دو اوپر اور دو نیچے ہوتی ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

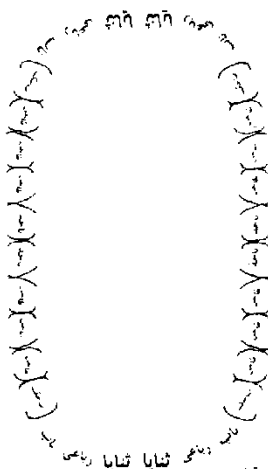
### 5- طَوَاحِنُ

ضَوَاجِک کے ساتھ والی بارہ ڈاڑھوں کو طَوَاحِنُ کہتے ہیں۔ چھ اوپر اور چھ نیچے ہوتی ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین)

### 6- نَوَاجِذُ

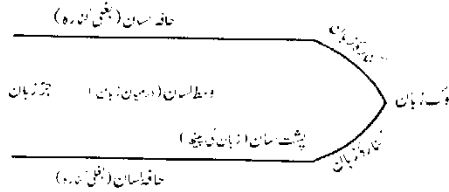
طَوَاحِنُ کے ساتھ بالکل اخیر میں چار ڈاڑھوں کو نَوَاجِذُ کہتے ہیں۔ دو اوپر اور دو نیچے ہوتی ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

### دانت





## زبان



مخرج نمبر 8: زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر والی ڈاڑھوں کی جڑ، اس سے ض نکلتا ہے۔ اسے خافہ کہتے ہیں۔ اسے بائیں طرف سے نکالنا آسان ہے دائیں طرف سے نکالنا کچھ مشکل اور دونوں طرف سے نکالنا بہت ہی مشکل ہے۔

مخرج نمبر 9: زبان کا کنارہ اور ثنایا، رباعی، ناب اور ضاحک کے مسوڑھے، اس سے ل نکلتا ہے اسے دائیں طرف سے نکالنا آسان ہے۔

مخرج نمبر 10: زبان کا کنارہ اور ثنایا، رباعی اور ناب کے مسوڑھے، اس سے ن نکلتا ہے۔  
مخرج نمبر 11: زبان کا کنارہ، ثنایا، رباعی کے مسوڑھے مع پشت زبان، اس سے ر نکلتا ہے۔  
نوٹ: ان تینوں حروف کو طرہ قبہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 12: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ، اس سے ط و ت نکلتے ہیں انھیں حروف نطقیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 13: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ (مسوڑھوں کی طرف والا) اس سے ظ و ث نکلتے ہیں انھیں حروف لثویہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 14: زبان کا کنارہ، ثنایا سفلی کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کے۔ اس سے ص و ز نکلتے ہیں انھیں حروف صفیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 15: نیچے کے ہونٹ کے شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے ف نکلتا ہے۔

مخرج نمبر 16: دونوں ہونٹ، اس سے ب م اور و (متحرک، لین) نکلتے ہیں۔ ف، ب، م، و کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔ حرکت والی واؤ کو متحرک کہتے ہیں اور جس واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو اسے واؤ لین کہتے ہیں جیسے خوف۔

نوٹ: ب ہونٹوں کی تری اور م ہونٹوں کی خشکی سے نکلتی ہیں۔ واؤ دونوں ہونٹوں کو



نا تمام ملانے سے نکلتا ہے۔

مخرج نمبر 17: غیوم (ناک کا بانہ) اس سے حرف غنہ نکلتا ہے۔

### مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اُسے ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لا کر تلفظ کیا جائے اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ٹھہرے تو صحیح ادا ہوا ورنہ غلط جیسے اُک اِک اُک وغیرہ۔

### چوتھا سبق

## صفات

جس حالت سے حرف ادا ہوتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔ اس کی جمع صفات ہے۔  
صفات کی دو قسمیں ہیں۔ 1- صفات لازمہ 2- صفات عارضہ

### 1- صفات لازمہ

وہ صفات جو حرف میں ہمیشہ اور لازماً پائی جائیں انھیں صفات لازمہ کہتے ہیں۔

### 2- صفات عارضہ

وہ صفات جو حرف میں کبھی پائی جائیں اور کبھی نہ پائی جائیں انھیں صفات عارضہ کہتے ہیں۔

## صفات لازمہ

صفات لازمہ سترہ ہیں۔

### 1- هَمْز

یہ صفت دس حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ **لَحْنَهُ شَخْصٌ سَكَنٌ**۔  
ان حروف کی آواز میں پستی ہوتی ہے۔

## 2- جَہْر

یہ صفت انیس حروف میں پائی جاتی ہے۔ جو فَحْطَہ شَخْصَہ سَكَّت کے علاوہ ہیں۔ ان حروف کی آواز میں بلندی ہوتی ہے۔

## 3- شِدْث

یہ صفت آٹھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ اَجْذَک قَطْبُتْ ان حروف کی آواز میں سختی ہوتی ہے۔

## 4- رِخْوَت

یہ صفت سولہ حروف میں پائی جاتی ہے جو اَجْذَک قَطْبُتْ اور لِنْ عَمْرُ کے علاوہ ہیں۔ ان حروف کی آواز میں نرمی ہوتی ہے۔

نوٹ: شدت اور رخوت کے درمیان ایک صفت ہے جسے توسط کہتے ہیں۔ یہ صفت پانچ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ لِنْ عَمْرُ۔ ان کی آواز میں کچھ سختی اور کچھ نرمی ہوتی ہے۔

## 5- اِسْتِعْلَاء

یہ صفت سات حروف میں پائی جاتی ہے۔ جن کا مجموعہ ہے۔ خُصْ ضَغِطِ قِطْ۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھ جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے ادا ہوتے ہیں۔

## 6- اِسْتِفَال

یہ صفت بائیس حروف میں پائی جاتی ہے جو خُصْ ضَغِطِ قِطْ کے علاوہ ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک ادا ہوتے ہیں۔

## 7- اِطْبَاق

یہ صفت چار حروف میں پائی جاتی ہے۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ان حروف کو ادا کرتے

وقت زبان کا بیچ تالو سے چمٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب مولے ہوتے ہیں۔

## 8- اِنْفِتَاح

یہ صفت پچیس حروف میں پائی جاتی ہے جو ص۔ض۔ط۔ظ کے علاوہ ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا بیچ تالو سے نہیں چمٹتا۔

## 9- اِذْلَاق

یہ صفت چھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ فَوْرُ مِ نْ لُبِّ یہ حروف سہولت اور جلدی سے ادا ہو جاتے ہیں۔

## 10- اِصْمَات

یہ صفت تیس حروف میں پائی جاتی ہے جو فَوْرُ مِ نْ لُبِّ کے علاوہ ہیں۔ یہ حروف مضبوطی اور ہماؤ سے ادا ہوتے ہیں۔

## 11- صَفِير

یہ صفت تین حروف میں پائی جاتی ہے ص، ز، س۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے۔

## 12- قَلْقَلَه

یہ صفت پانچ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ قُطْبُ جَدِّ۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے۔

## 13- لِين

یہ صفت دو حرفوں میں پائی جاتی ہے۔ 1- واو ساکن جس سے پہلے زبر ہو جیسے خَوْف 2- ی ساکن جس سے پہلے زبر ہو جیسے دَيْب۔ ان دو حرفوں کو نرمی سے ادا کیا جاتا ہے۔

## 14- اِنْحِرَاف

یہ صفت لام اور راء میں پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں حرف ایک دوسرے کے مخرج کی طرف لوٹتے ہیں۔۔۔

## 15- تَکْوَار

یہ صفت صرف راء میں پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز میں ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہے۔

## 16- تَفْشِي

یہ صفت صرف ش میں پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

## 17- اِسْتِطَالَتْ

یہ صفت صرف ض میں پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز لمبی ہو جاتی ہے۔

### نقشہ صفات

نمبر شمار	حروف	صفات
1	ا	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
2	ب	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اذلاق۔ قلقله
3	ت	ہمس۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
4	ث	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
5	ج	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقله
6	ح	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
7	خ	ہمس۔ رخوت۔ استعطاء۔ انفتاح۔ اصمات
8	د	جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقله
9	ذ	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات
10	ر	جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح۔ اذلاق۔ تکریر۔ انحراف
11	ز	جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ صغیر۔
12	س	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ صغیر
13	ش	ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ تفشی

14	ص	ہمس۔ رخوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات۔ صغیر
15	ض	جہر۔ رخوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات۔ استطالات
16	ط	جہر۔ شدت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات۔ قلقلہ
17	ظ	جہر۔ رخوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ اصمات
18	ع	جہر۔ توسط۔ استفعال۔ انفتاح۔ اصمات
19	غ	جہر۔ رخوت۔ استعلاء۔ انفتاح۔ اصمات
20	ف	ہمس۔ رخوت۔ استفعال۔ انفتاح۔ اذلاق
21	ق	جہر۔ شدت۔ استعلاء۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقلہ
22	ک	ہمس۔ شدت۔ استفعال۔ انفتاح۔ اصمات
23	ل	جہر۔ توسط۔ استفعال۔ انفتاح۔ اذلاق۔ انحراف
24	م	جہر۔ توسط۔ استفعال۔ انفتاح۔ اذلاق
25	ن	جہر۔ توسط۔ استفعال۔ انفتاح۔ اذلاق
26	و	جہر۔ رخوت۔ استفعال۔ انفتاح۔ اصمات۔ لین
27	ہ	ہمس۔ رخوت۔ استفعال۔ انفتاح۔ اصمات
28	ء	جہر۔ شدت۔ استفعال۔ انفتاح۔ اصمات
29	ی	جہر۔ رخوت۔ استفعال۔ انفتاح۔ اصمات۔ لین

## یا نچواں سبق

### صفات عارضہ

آٹھ حروف میں صفات عارضہ پائی جاتی ہیں جن کا مجموعہ اَوْبُرُ مَلَان ہے۔

#### لام کے قاعدے

اگر لفظ اللہ یا اللہم کے لام سے پہلے زیر یا پیش ہو تو لام پُر (موٹا) ہوگا۔ جیسے  
جَعَلَ اللہ. رَفَعَهُ اللہ. سُبْحَنَكَ اللہم. قَالُوا اللہم.

اگر لفظ اللہ یا اللہم کے لام سے پہلے زیر ہو تو لام باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے  
بِسْمِ اللہ. قُلِ اللہم.

لفظ اللہ کے سوا تمام لام باریک پڑھ جاتے ہیں۔ جیسے لَہُم. عَلٰی. اِلَہ. اَصْلُ.  
نوٹ: پُر پڑھنے کو تَفْخِيم اور باریک پڑھنے کو تَرْقِیق کہتے ہیں۔

#### چھٹا سبق

### راء کے قاعدے

#### موٹی راء:

راء بارہ حالتوں میں موٹی پڑھی جاتی ہے۔

- 1- راء پر زیر ہو۔ جیسے خَوَجَ.
- 2- راء پر پیش ہو۔ جیسے دُسُلُ.
- 3- راء پر دو زیر ہوں جیسے قَدِيْرًا.
- 4- راء پر دو پیش ہوں جیسے بَحْكُرَ.
- 5- راء ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے بَرَقَ.
- 6- راء ساکن سے پہلے پیش ہو جیسے قُرْآنَ.
- 7- راء ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے اَجْرًا.

- 8- راء ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے خُسْرُ.
- 9- راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس کے بعد اُسی کلمہ میں حروف استعلاء (خُصْ صَغُطِ قِطْ) میں سے کوئی حرف ہو جیسے قِرْطَاسِ. فِرْقَةِ.
- 10- راء ساکن سے پہلے عارضی زیر ہو جیسے اِزْجِیْ.
- 11- راء ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو جیسے اَمِ اِزْتَابُوا.
- 12- راء پر پیش ہو اور اس پر رُؤْم کے ساتھ وقف کیا جائے۔ (رُؤْم کا بیان آگے آئے گا انشاء اللہ) جیسے اَلْقَمَرُ.

### ساتواں سبق

#### باریک راء

- راء سات حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے۔
- 1- راء کے نیچے زیر ہو جیسے فِرْحُوا.
- 2- راء کے نیچے دوزیر ہوں جیسے عَشِرْ.
- 3- راء ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے وَرْذَا.
- 4- راء ساکن سے پہلے یاء ساکن ہو جیسے خَیْرُ.
- 5- راء ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے جَحْرُ.
- 6- راء کے نیچے زیر اور اس پر رُؤْم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے قَدِرْ.
- 7- لفظ منجر ہا کی راء۔

### آٹھواں سبق

#### میم ساکن و مُشَدَّد کے قاعدے

جس میم پر جزم ہوا سے ساکن کہتے ہیں اور جس میم پر تشدید ہوا سے مُشَدَّد کہتے ہیں۔ اگر میم مُشَدَّد ہو تو اس پر غنہ کرنا ضروری ہے۔ ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں جس کی مقدار تقریباً ایک سیکنڈ ہوتی ہے۔



میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔ 1- اِذْغَام 2- اِخْفَاء 3- اِظْهَار

### 1- اِذْغَام

اگر میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو دونوں میم ایک ہو جائیں گی۔ جیسے  
وَكَمْ مِنْ اِذْغَامِ شَفْوٰی کہتے ہیں۔

### 2- اِخْفَاء

اگر میم ساکن کے بعد ب آئے تو میم کی آواز کو خیشوم سے غنہ کے ساتھ پڑھنا  
اسے اخفاء شفوٰی کہتے ہیں جیسے هُمْ بِه۔

### 3- اِظْهَار

اگر میم ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ اور کوئی حرف ہو تو م کو اپنے مخرج سے  
بلاغتہ ظاہر کر کے پڑھنا اسے اظہار شفوٰی کہتے ہیں جیسے هُمْ فِيْهَا۔

### نواں سبق

## نُونٌ مُّشَدَّدٌ، نُونٌ سَاكِنٌ وَتَنْوِيْنٌ کے قاعدے

### نُونٌ مُّشَدَّدٌ

جس نون پر تشدید ہو اُسے نون مشدد کہتے ہیں۔ نون مشدد میں غنہ ضروری ہے۔

### نُونٌ سَاكِنٌ

جس نون پر سکون (جزم) ہو اُسے نون ساکن کہتے ہیں۔

### تَنْوِيْنٌ

دو زیر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔ نون ساکن و تنوین کا ایک حکم ہے۔ نون

ساکن و تنوین کے چار قاعدے ہیں۔ 1- اِظْهَار 2- اِذْغَام 3- اِفْلَاب 4- اِخْفَاء

### 1- اِظْهَار

اگر نون ساکن و تنوین کے بعد حروف حلقی (ء ھ ع ح غ خ) میں سے کوئی حرف

آئے تو نون ساکن و تنوین کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے بغیر غنہ کے پڑھنا اسے اظہار حلقی کہتے ہیں۔ جیسے اَنَعَمَ، وَانْحَرُ، عَذَابُ اَلْیَمِّ۔

## 2- اِدْعَام

اگر نون ساکن و تنوین کے بعد یَزْمَلُونَ کے چھ حرفوں میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ میں آئے تو نون کو بعد والے حرف سے بدل کر پڑھنا اسے ادعام کہتے ہیں۔ یَنْمُو کے چار حرفوں میں ادعام بالغنہ ہوتا ہے جیسے مَنْ یَقُولُ۔ اِنْ نَعْنُ۔ عَذَابُ مُهِنِّ۔ مِنْ وَاِلِ۔ اور لُز کے دو حرفوں میں ادعام بلاغنہ ہوتا ہے جیسے مِنْ رُبِّ۔ اَنْ لَا۔ فَمَرَّةٍ رَزَقًا۔ نوٹ: دُنْيَا، فَنَوَانٍ، صَنَوَانٍ، بُنْيَانٍ میں ادعام نہ ہوگا کیونکہ ایک ہی کلمہ میں نون ساکن اور یرملون میں سے یاء اور واؤ جمع ہو گئے۔ یہاں اظہار ہوگا اسے اظہار مطلق کہتے ہیں۔

## 3- اِقْلَاب

اگر نون ساکن و تنوین کے بعد ب آئے تو نون ساکن و تنوین کو م سے بدل کر غنہ اور اخفاء سے پڑھنا اسے اقلاب کہتے ہیں جیسے مِنْ بُعْدٍ، اَلِیَمِّ بُعَا۔

## 4- اِخْفَاء

اگر نون ساکن و تنوین کے بعد حروف حلقی، یَزْمَلُونَ اور ب کے علاوہ کوئی حرف آئے تو نون ساکن و تنوین کی آواز کو خیسوم میں چھپا کر غنہ کے ساتھ پڑھنا جیسے مِنْ قَبْلُ۔

## دسوال سبق

## مَدِّ کے قاعدے

حروف مدہ (ا، اُ، و، ی) اور حروف لین (ی، و، ی) کی آواز کو لمبا کرنا اسے مد کہتے ہیں۔

مد کی دو قسمیں ہیں۔ 1- مَدِّ اَصْلِی 2- مَدِّ قَوْلِی

## 1- مدِ اَصْلِی

حروف مدہ کے بعد نہ ہمزہ ہو نہ سکون ہو۔ حروف لین کے بعد سکون نہ ہو۔

## 2- مدِ فَرَعِی

حروف مدہ کے بعد ہمزہ یا سکون ہو یا حرف لین کے بعد سکون ہو۔ اس کی نو قسمیں ہیں۔

(i) مد متصل (ii) مد منفصل (iii) مد لازم کلمی مخفف (iv) مد لازم کلمی مشغل (v) مد لازم حرفی مخفف (vi) مد لازم حرفی مشغل (vii) مد عارض وقفی (viii) مد لازم لین (ix) مد عارض لین۔

### (i) مدِ مُتَّصِل

اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اسے مد متصل کہتے ہیں جیسے شَاءَ، سَوَّءَ، سَبَّحْتَ۔

### (ii) مدِ مُنْفَصِل

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اسے مد منفصل کہتے ہیں۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ، جَاءَ وَ اَبَاهُمْ، لَقِيَ اَنْفُسَكُمْ۔

### (iii) مدِ لَازِمِ کَلِمِی مُخَفَّف

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی کلمہ میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اُسے مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔ جیسے اَلْکَلْبُ۔

نوٹ: سکون اصلی وہ ہوتا ہے جو ہر وقت رہے اس کے مقابلے میں سکون عارضی ہوتا ہے جو کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

### (iv) مدِ لَازِمِ کَلِمِی مُثَقِّل

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف مشدد کلمہ میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اُسے مد لازم کلمی مشغل کہتے ہیں جیسے ذَاآبَةٍ۔

### (v) مد لازم حرنی مخفف

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو اور وہ ساکن حروف مقطعات میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے۔ اسے مد لازم حرنی مخفف کہتے ہیں جیسے الرّٰ۔

نوٹ: قرآن مجید کی بعض سورتوں کے شروع میں کچھ حروف ہوتے ہیں جنہیں کاٹ کاٹ کر پڑھا جاتا ہے انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں ان پر جو مد ہوتی ہے اسے حرنی کہتے ہیں۔ حروف مقطعات یہ ہیں۔

الْم. اَلْمَص. الرّٰ. اَلْمَر. تَكْهَيْعَص. طَه. طَسَم. يَس. صَ حَم. حَم. عَسَق. ق. ن.

### (vi) مد لازم حرنی مشغل

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف مشدّد، حروف مقطعات میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اُسے مد لازم حرنی مشغل کہتے ہیں جیسے اَلْم. (لام پر)

### (vii) مد عارض وقفی

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون عارضی ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اسے مد عارض وقفی کہتے ہیں۔ جیسے۔ نَسْتَعِيْنُ.

### (viii) مد عارض لین

اگر حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون عارضی ہو تو ایسے لین پر جو مد ہوتی ہے اسے مد عارض لین کہتے ہیں جیسے خَيْرُ. خَوْفُ.

### (ix) مد لازم لین

اگر حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون لازمی ہو تو ایسے لین پر جو مد ہوتی ہے اسے مد لازم لین کہتے ہیں جیسے تَكْهَيْعَص اور حَم عَسَق کی عین پر (یہ مد صرف انہی دو جگہ ہے)

## گیارہواں سبق

### وقف کے قاعدے

#### وقف

- کلمہ کے آخری حرف پر سانس اور آواز کا توڑنا، اسے وقف کہتے ہیں۔
- 1- اگر آخری حرف پر زبر، زیر، پیش، دوزیر، دو پیش، کھڑی زیر، الٹا پیش ہو تو اسے ساکن کر کے پڑھیں گے۔ جیسے (حَسَدٌ، حَسَدٌ) (ذِیْنِ، ذِیْنِ) (مَسَدٌ، مَسَدٌ) (أَعْبُدُ، أَعْبُدُ) (أَحْذِ، أَحْذِ) (بِهْ، بِهْ) (لَهْ، لَهْ)
  - 2- اگر آخری حرف پر دوزیر کی تنوین ہو تو تنوین کو الف سے بدل کر پڑھیں گے جیسے (تَوَابًا، تَوَابًا)
  - 3- اگر آخری حرف گول ہو تو اسے ہاء ساکنہ سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے (رَحْمَةً، رَحْمَةً) (رَقَبَةً، رَقَبَةً) (غَبْرَةً، غَبْرَةً) (نَعْمَةً، نَعْمَةً)
  - 4- اگر آخری حرف پہلے سے ساکن ہو تو صرف آواز اور سانس توڑ دیں گے جیسے فَجَّرَتْ، أَخَوَى، جَنَّبَنِی، عَمِلُوا، یُحْضِی۔
  - 5- اگر آخری حرف مشدود ہو تو اسے ساکن کر کے دو حرفوں کی تاخیر سے تشدید ادا کریں گے جیسے (تَبْ، تَبْ)
  - 6- مندرجہ ذیل الفاظ کے آخری الف صرف وقف میں پڑھے جاتے ہیں۔ وصل میں نہیں پڑھے جاتے۔
    - (i) أَنَا (جہاں کہیں ہو)
    - (ii) لَكِنَّا (کہف: 38)
    - (iii) الظُّنُونَا، الرُّسُولَا، السَّبِيلَا (احزاب: 10، 66، 67)
    - (iv) سَلَا سَلَا، قَوَارِيرَا (دھر: 4، 15)
- نوٹ: سَلَا سَلَا کو وقف میں سَلَا سَلَا پڑھنا بھی درست ہے۔

7- مندجہ ذیل الفاظ کے آخری الف بالکل نہیں پڑھے جاتے نہ وقف میں نہ وصل میں۔

- (i) أَوْ يَغْفُوا (بقرہ: 237)
- (ii) أَنْ تَبْوَءَا (مائدہ: 29)
- (iii) لِيَسْلُوا (رعد: 30)
- (iv) لَنْ نُدْعُوَا (کھف: 16)
- (v) لِيَرْبُوا (روم: 39)
- (vi) لِيَسْلُوا (محمد: 4)
- (vii) نَبْلُوا (محمد: 31)
- (viii) قَوَارِيءَا (وہر: 16)
- (ix) فَمُودَا (ہود: 11، فرقان: 38، عنکبوت: 38، نجم: 51)

### اقسام وقف

وقف کی چار قسمیں ہیں۔

- (i) وقف بالاسکان
- (ii) وقف بالابدال
- (iii) وقف بالاشام
- (iv) وقف بالزوم

### (i) وقف بالاسکان

آخری حرف متحرک کو ساکن کرتے ہوئے سانس اور آواز کا توڑنا اسے وقف بالاسکان کہتے ہیں جیسے حَسَدَ سے حَسَدَ وغیرہ۔

### (ii) وقف بالابدال

اگر آخری حرف پر دو زبر کی تینوں ہو تو اسے الف سے بدلنا اور اگر گول تاء (ة) ہو تو اسے ہائے ساکنہ سے بدلنا اسے وقف بالابدال کہتے ہیں جیسے (تَوَابًا، تَوَابًا) (رَحْمَةً، رَحْمَةً)

### (iii) وقف بِالْأَشْمَامِ

آخری حرف کے پیش کو ساکن کر کے پیش کا ہونوں سے اشارہ کرنا اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں جیسے نَسْتَعِينُ۔

### (iv) وقف بِالرُّوْمِ

آخری حرف کی زیر یا پیش کو ہلکا سا ادا کرنا یعنی اس کا تہائی حصہ پڑھنا اسے وقف بالروم کہتے ہیں جیسے دینِ نَعْبُدُ وغیرہ۔

نوٹ: جو طلباء وطالبات معنی نہ جانتے ہوں انھیں ہمیشہ علامات وقف پر ٹھہرنا چاہیے۔

### بارہواں سبق

## مُتَفَرِّقَات

- 1- بَسَطْتُ، أَحَطْتُ، مَا فَرَطْتُ، مَا فَرَطْتُ، مَا فَرَطْتُ میں ادغام ناقص ہوگا۔
- 2- أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ میں ادغام تام اور ناقص دونوں صحیح ہیں مگر تام اولیٰ ہے۔
- 3- قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے۔
- (i) عَوَّجَا سَكَنَ قَيْمًا (کہف: 1)
- (ii) مَرْقَدِنَا سَكَنَ هَذَا (یس: 52)
- (iii) مَنْ سَكَنَ رَاقٍ (قیصہ: 27)
- (iv) بَلْ سَكَنَ رَانَ (مطففین: 14)
- 4- يَنْصُطُ (بقرة: 245) اور بَضْطَةُ (اعراف: 69) میں صرف سین پڑھا جائے گا۔
- أَلْمُضْطَرُّونَ (طور: 37) میں صاد اور سین پڑھنا دونوں طرح صحیح ہے۔
- بِمُضْطَرٍ (غاشیہ: 22) میں صرف صاد پڑھا جائے گا۔
- 5- مندرجہ ذیل الفاظ میں لا کا الف نہیں پڑھا جائے گا یعنی لکھا ہوا ہے لا اور پڑھا جائے گا۔
- (i) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُخْشَرُونَ (ال عمران: 158)



- (ii) وَلَا أَوْ صَعُوا (توبہ: 47)
- (iii) أَوْ لَا أَذْهَبْنَهُ (نمل: 21)
- (iv) لَا إِلَى الْجَحِيمِ (صافات: 28)
- (v) لَا أَنْتُمْ (حشر: 13)
- 6 أَفَأَنْتُمْ كَوَافِقِينَ، مَلَائِكَةٍ كَوَافِقِينَ، لَشَائِبٍ كَوَافِقِينَ، لَشَائِبٍ كَوَافِقِينَ پڑھتے ہیں۔
- 7 لَا تَأْمَنَّا (يوسف: 11) کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ (i) ادغام مع الاشام (ii) اظهار مع الروم۔
- 8 ءَاغْجَمِي کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہوگی۔ یعنی دوسرے ہمزہ کو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے۔

### تیرھواں سبق

## ضروری ہدایات

- 1 زیر، زیر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں انھیں خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے۔ زیر میں منہ کھلتا ہے زیر میں منہ اتنا نہیں کھلتا اور آواز نیچے کی طرف جاتی ہے اور پیش میں ہونٹ گول ہوتے ہیں۔
- 2 تینوں حرکات کو معروف ادا کرنا چاہیے زیر اور پیش کی آواز باریک ہونی چاہیے۔
- 3 واؤ اور یاء کو بھی معروف ادا کرنا چاہیے واؤ معروف کی مثال ”وُور“ ہے اور یائے معروف کی مثال ”پانی“ ہے انھیں واؤ مجہول یا یائے مجہول پڑھنے سے بچنا چاہیے واؤ مجہول کی مثال ”شور“ ہے اور یائے مجہول کی مثال ”قطرے“ ہے۔
- 4 ہونٹ صرف واؤ اور پیش کو پڑھتے وقت گول ہوتے ہیں ان دو کے علاوہ ہونٹ گول کرنا غلط ہے۔
- 5 صرف نون اور میم کو ادا کرتے وقت آواز ناک (خیشوم) سے نکلتی ہے کسی اور حرف کی آواز ناک سے نہ نکلتی۔
- 6 تیز پڑھنے کی وجہ سے تجوید کی غلطی کرنا جائز نہیں ہے اتنا تیز پڑھنا چاہیے کہ قواعد

تجوید کی پابندی کی جائے۔

7- ء، ر اور ح، ہ اور ت، ط اور ق، ک اور ث، س، ص اور ض، ظ، ذ، ز قریب قریب

آئیں تو خاص خیال کر کے پڑھنا چاہیے۔ جیسے اَعُوْذُ. ضَحْطٰہَا. مَبْسُوْطٰتِنِ. خَلَقْکَ. اَلَا جُذٰثٌ سِیْرًا عَا. اِذْ زَیْن. اَنْقَضَ ظَهْرُکَ وغیرہ۔

8- مشدد (تشدید والے) حرف میں تشدید کامل ادا کرنا چاہیے اس میں دو حرفوں کی دیر گنتی ہے۔

9- دو مولے حرف (جیسے مُضْطَرّ) یا دو مشدد حرف (جیسے ذُرَیْقَتَہ) یا دو ہمزے (جیسے

ء اَنْتَ) یا دو ایک جیسے حرف (جیسے اَغْنِیْنَا، شَرَّکُمْ) یا دو حروف حلقی (جیسے عَہْدَ) پاس پاس جمع ہوں انھیں خوب صاف پڑھنا چاہیے۔

10- ان آداب تلاوت کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(i) وضو کرنا (ii) قبلہ رخ بیٹھنا (iii) تواضع سے تلاوت کرنا (iv) اللہ کی رضا کے لیے تلاوت کرنا (v) مسواک کرنا (vi) خوشبو لگانا (vii) توجہ سے تلاوت کرنا (viii) اچھی آواز سے تلاوت کرنا۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ صَلِّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْنَ.

☆☆☆☆

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

طبع دوم

## مصری قرا

- |                                   |                                      |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| ۱۔ الشیخ عبدالباسط                | ۲۔ الشیخ محمد محمود الطیلاوی         |
| ۳۔ الشیخ محمد صدیق المنشاوی       | ۴۔ الشیخ راغب مصطفیٰ غلوش            |
| ۵۔ الشیخ اشحات محمد انور          | ۶۔ الشیخ السید متولی عبدالعال        |
| ۷۔ الشیخ محمود علی البناء         | ۸۔ الشیخ قاری محمود خلیل الحصری      |
| ۹۔ الشیخ قاری مصطفیٰ اسماعیل مصری | ۱۰۔ امام القراء الشیخ محمد رفعت مصری |
| ۱۱۔ الشیخ صدیق المنشاوی           | ۱۲۔ الشیخ محمود صدیق                 |
| ۱۳۔ الشیخ احمد الرزیقی            | ۱۴۔ الشیخ شعبان عبدالعزیز            |
| ۱۵۔ الشیخ محمد عبدالوہاب الطنطاوی | ۱۶۔ الشیخ محمد بدر حسین              |
| ۱۷۔ الشیخ ابوالعینین شعیب         | ۱۸۔ الشیخ محمد احمد بسیونی           |
- مؤلف: قاری حبیب الرحمن استاذ جامعہ صدیقیہ



## تکملۃ الوقوف

فی حل

## معرفة الوقوف

مؤلف: قاری حبیب الرحمن

## تلفظِ ضاد

- (۱) وَلَا الضَّالِّينَ (۲) وَلَا الضُّوَالِيْنَ (۳) وَلَا الظَّالِمِينَ  
 (۴) وَلَا الظُّوَالِيْنَ (۵) وَلَا الذَّالِيْنَ (۶) وَلَا الذُّوَالِيْنَ  
 (۷) وَلَا الرَّالِيْنَ (۸) وَلَا الرُّوَالِيْنَ (۹) وَلَا الدَّالِيْنَ  
 (۱۰) وَلَا الدُّوَالِيْنَ (۱۱) وَلَا غَدَالِيْنَ (۱۲) وَلَا الدَّالِيْنَ  
 (۱۳) وَلَا الْآلِيْنَ (۱۴) وَلَا الطَّالِيْنَ  
 مؤلف: قاری حبیب الرحمن



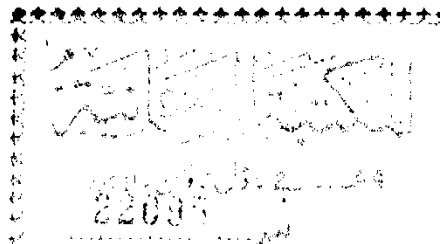
## محفل قرأت

﴿مرتب محافل قرأت کے متعلق بہترین رسالہ چھپ چکا ہے﴾

### نسیان القرآن

﴿قرآن کو حفظ کرنے کے بعد بھلا دینے سے متعلق بہترین رسالہ چھپ چکا ہے﴾

مرتب: قاری حبیب الرحمن استاذ جامعہ صدیقیہ





## مؤلف کی دیگر تالیفات

- 1- تجوید القرآن فی حل جمال القرآن
- 2- تسہیل التجوید فی حل تیسیر التجوید
- 3- لوا مع دریۃ فی حل فوائد مکیۃ
- 4- المسہلۃ فی شرح المقدمة (شرح جزری)
- 5- شارح الوقف فی حل جامع الوقف
- 6- تکملۃ الوقوف فی حل معرفۃ الوقوف
- 7- مصری قراء
- 8- تلفظ ضاد
- 9- محفل قرأت
- 10- نسیان القرآن
- 11- سرائیکی وچ تجوید
- 12- Tajweed
- 13- القاری (ماہانہ)



# نسیان القرآن

حبیب الرحمن

استاذ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

توحید پارک گلشن راوی لاہور فون: 7460606

۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

22090

قرآن مجید کا حفظ کرنا بہت بڑی سعادت ہے اس سعادت کا حقیقی صلہ تو اللہ جل شانہ آخرت میں عنایت فرمائیں گے مگر اس دنیا میں بھی بڑی بڑی نعمتیں حافظ قرآن کو عطا ہوتی ہیں بقدر مایہ جوز بہ الصلوۃ یعنی اتنا قرآن مجید یاد کرنا کہ جس سے نماز ادا ہو جائے (تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت) ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔



حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فضائل قرآن ص ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”اگر کوئی بھی العیاذ باللہ حافظ نہ رہے تو تمام مسلمان گناہ گار ہیں زرخشی رحمہ اللہ سے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی قرآن پاک پڑھنے والا نہ ہو تو سب گناہ گار ہیں۔“

الحمد للہ لم الحمد للہ آج کل لوگوں میں حفظ کار، جان بہت ہے تقریباً ہر گھر میں ایک حافظ موجود ہے یا کوشش جاری ہے بلکہ بعض گھروں میں متعدد حافظ موجود ہیں اب اتنا حافظ ہو گئے ہیں کہ مسجدیں تراویح پڑھانے کے لیے کم پڑ گئی ہیں بعض مساجد و مکاتب اور مدارس میں بیسیوں حفاظ بیک وقت قرآن مجید تراویح میں سنارے ہوتے ہیں محلے کے کئی گھروں میں قرآن مجید سنایا جا رہا ہوتا ہے۔

حفظ قرآن کا یہ جذبہ قابل قدر ہے مگر اس کا دوسرا پہلو نہایت ہی خطرناک ہے اور وہ ہے قرآن مجید کا حفظ کر کے بھلا دینا آج کل والدین جوش میں آ کر یہ فیصلہ کرتے لیتے ہیں مگر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے حفظ قرآن کا تقاضا یہ ہے کہ دوران تعلیم حفظ کو پختہ کیا جائے اور حفظ کی تکمیل کے بعد کم از کم ایک سال یا چھ ماہ اس کی گردان کی جائے اور اس کے بعد بھی پوری زندگی بلا تاخیر اس کی تلاوت (حفظ) کی جائے تاکہ جو نعمت اور اعزاز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس کی ناقدری نہ ہو۔

آج کل والدین جب داخلہ کے لیے آتے ہیں تو بعض کا کہنا ہوتا ہے کہ ہم نے فلاں سکول سے بچے کو اٹھایا ہے ایک سال کی چھٹی لی ہے اور سکول کی فیس بھی ادا کر رہے ہیں آپ ایک سال میں حفظ مکمل کرا دیں۔ ان کو سوچنا چاہیے کہ ہر بچے کا ذہن اور صلاحیت ایک جیسی نہیں ہوتی بہت ہی ذہین بچہ شاید ایک سال میں حفظ کر سکے ورنہ ڈیڑھ، دو، تین یا چار سال میں حفظ مکمل ہوتا ہے پھر حفظ کے بعد گردان (دہرائی) کے لیے بھی وقت درکار ہے ورنہ دو، چار سالوں کی محنت پر پانی پھر جائے گا۔ صرف بچے کی محنت ہی رایگاں نہیں جاتی بلکہ والدین اور اساتذہ کی محنت بھی اکارت ہوتی ہے۔

بعض والدین اور بچے حفظ کی تکمیل تک تو صبر سے کام لیتے ہیں مگر جو نبی حفظ

کمل ہوا سکول میں داخلہ ہو جاتا ہے جس سے بچہ دو کشتیوں کے سوار کے مترادف ہو جاتا ہے اور مثل مشہور ہے کہ ”دو کشتیوں کا سوار ہمیشہ ڈوبا ہی کرتا ہے“ چونکہ سکول کی پڑھائی میں دلچسپی کی وجہ سے حفظ کو بالکل ترک کر دیا جاتا ہے یا پھر برائے نام وقت دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھ ماہ یا سال بعد والدین کف افسوس ملتے دوبارہ حفظ کے استاذ کے پاس آ کر التجا کرتے ہیں مگر ”اب کیا بچھتائے ہوت جب چڑیاں چک گئیں کھیت“ ساری محنت پر پانی پھر جاتا ہے پھر نئے سرے سے کام شروع ہوتا ہے بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد دوبارہ اس درجہ تک پہنچا جاتا ہے جہاں سے طالب علم چھوڑ کر گیا تھا۔ اکثر و بیشتر تو بچے باغی ہو جاتے ہیں اور والدین بھی کم ہمت، ناامید، اور ست ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ اور والدین دونوں اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ الٹا وعید اور عذاب اپنے سر لے لیتے ہیں کیونکہ قرآن مجید کو یاد کر کے بھلا دینا گناہ کبیرہ ہے جس میں بچے کے ساتھ ساتھ والدین بھی شریک ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

عروضت علی ذنوب امتی فلم ارفیہا ذنباً اعظم من سورۃ او

ایۃ من القرآن اوتیہا رجل ثم نسیہا۔

مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے سو میں نے ان میں کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت عطا کی گئی ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو“ (عنایات

رحمانی ص ۱۸۹)

اسی وجہ سے استاذ الحفظ والقراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمہ

اللہ آداب تلاوت ص ۴۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”قرآن مجید یاد ہو جانے کے بعد اس کا یاد رکھنا فرض ہو جاتا ہے روزانہ منزل پڑھنی چاہئے اگر خدا نخواستہ بچہ سکول کی نذر ہو گیا تو یہ اس کے لیے سم قاتل ہے اس صورت میں اس کا حفظ تو حفظ اس کی نماز وغیرہ سب دینی باتیں ختم ہو جائیں گی پس اس سے اجتناب از

حد ضروری ہے بلکہ میرا مشورہ یہ ہے کہ جس بچے کے متعلق یہ گمان غالب ہو کہ وہ حفظ سے فارغ ہو کر (نوراً) سکول میں جائے گا (اور حفظ بھلا دے گا) تو اس کو حفظ کرایا ہی نہ جائے (تا کہ قیامت والے دن پکڑ سے بچ جائے) بلکہ ناظرہ پڑھایا جائے اور نماز اور دینی باتوں کا خوگر بنا دیا جائے“

احقر عرض کرتا ہے کہ قاری صاحب رحمہ اللہ نے سچ فرمایا کہ ایسے بچوں کو حفظ نہ کرایا جائے جن کے متعلق قرآن سے معلوم ہو جائے کہ بعد میں بھول جائیں گے بلکہ ان بچوں کو اس کام کے لئے چنا جائے جو اس کے اہل ہوں آخر دنیا کے کاموں میں بھی تو چناؤ ہوتا ہے تو پھر آخرت کے یا دین کے کاموں میں چناؤ کیوں نہ کیا جائے جیسے پولیس یا فوج میں شمولیت کے لیے چناؤ ہوتا ہے کہ تندرست ہو معذور نہ ہو، ذہین ہو، کند ذہن نہ ہو، چاک و چوبند ہو، کامل دست نہ ہو وغیرہ بلکہ فضائیہ میں شمولیت کے لیے تو اور زیادہ کڑی شرائط رکھی جاتی ہیں لہذا اگر دین کا کام سنبھالنے والوں کے لئے کڑی شرائط رکھی جائیں تو بے جا نہ ہو گا اور حفظ قرآن از امور دین ہے نہ کہ دنیا۔

قرآن بھلانے کی سزا آخرت میں تو ہوگی ہی دنیا میں بھی اس کی سزا ملتی ہے، دنیا میں لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، بلکہ اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے، گذران مکدر..... اور تنگ ہو جاتی ہے بعض علماء نے قرآن کے بھلانے کو سورۃ طہ کی آیت نمبر ۱۲۴ کا مصداق قرار دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکاو نحشرہ یوم  
القیامۃ اعمیٰ.

قرآن مجید پر عمل میں کوتاہی کرنے میں کوتاہی کرنا منجملہ بھلانے ہی سے ہے بلکہ اصل بھلانا یہی ہے۔ (عنایات رحمانی ص ۱۸۹)

احقر کے پاس ایک شخص اپنے بچے کو لایا اور بتایا کہ اس نے سات آٹھ پارے حفظ کیے تھے اب وہ سلسلہ ختم ہو گیا تھا اس کو نئے سرے سے جاری کر دیں آپ کو حیرت ہوگی کہ جب اس بچے سے میں نے سنا، حفظ تو حفظ، ناظرہ بھی بھول چکا تھا بلکہ آپ کو

زیادہ حیرت ہوگی کہ حروفِ تجوی بھی بھول چکا تھا۔ (اللہم احفظنا منہ)  
قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جیسے اللہ جل شانہ ہمارے محتاج نہیں بلکہ ہم ان کے  
محتاج ہیں اسی طرح اللہ کا کلام بھی ہمارا محتاج نہیں ہم اس کے محتاج ہیں اگر خدا خواست ہم  
نے اسے چھوڑا تو یہ بھی ہمیں چھوڑ دے گا اسی وجہ سے سرورِ کونین ﷺ کے ارشادات  
گرا می ہیں۔

(i) تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لہو اشد تفصیا من الابل  
فی عقلہا۔ (متفق علیہ)

قرآن کی خبر گیری کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری  
جان ہے قرآن سینہ سے اتنی جلدی نکلتا ہے جس طرح کہ اونٹ  
اپنی رسی سے نکل جاتا ہے۔

(ii) انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعلقة ان  
عاهد علیہا امسکھا وان اطلقها ذہبت (متفق علیہ)

قرآن والے (قاری) کی مثال اس اونٹ والے کی ہے جس کے  
اونٹ کوری سے باندھا گیا ہے اگر اس کی خبر گیری رکھتا ہے تو وہ  
بندھا رہتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے جاتا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے حافظ اور قرآن کو، اونٹ والے اور اونٹ  
سے مثال دے کر فرمایا کہ جس طرح اونٹ والا اونٹ کی رسی پکڑے رہے تھائے رہے اس  
کو باندھے رہے تو وہ اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور اس کے قبضہ میں رہتا ہے اور اگر  
اونٹ والا اونٹ کی دیکھ بھال نہ کرے یا اس کی رسی کو چھوڑ دے تو وہ جدھر چاہتا ہے چلا  
جاتا ہے اسی طرح اگر حافظ، قرآن کی تلاوت کرتا رہے تو قرآن اس کے سینہ میں محفوظ  
رہے گا ورنہ اونٹ کی طرح چلا جائے گا اور کتاب الحیو ان میں ہے کہ اونٹ میں یہ صفت  
ہے کہ جب یہ چلتا ہے تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا بسبت دوسرے جانوروں کے کہ جب وہ  
چلتے ہیں تو پیچھے بھی مڑ کر دیکھتے ہیں۔

فتح المرید فی علم التجدید ص ۵۲ پر الشیخ عبدالحمید یوسف منصور..... اسی مضمون کو۔

نہایت احسن انداز میں تحریر فرماتے ہیں۔

”من ترک القرآن یوما ترکہ القرآن اسبوعاً، ومن ترکہ اسبوعاً ترکہ شہراً ومن ترکہ شہراً ترکہ سنة ومن ترکہ سنة ترکہ الدهر کلہ۔“

یعنی جو قرآن کو ایک دن کے لیے چھوڑتا ہے قرآن اس کو ایک ہفتہ کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اور جو قرآن کو ایک ہفتہ کے لیے چھوڑے قرآن اس کو ایک ماہ کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اور جو قرآن کو ایک ماہ کے لیے چھوڑے قرآن اس کو ایک سال کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اور جو قرآن کو ایک سال کے لیے چھوڑ دے تو قرآن اس کو زندگی بھر کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

نیز وہ لکھتے ہیں کہ

”القرآن اخف من الحمامة والقل من الجبل“

یعنی قرآن، پابندی سے پڑھنے والے کے لیے کبوتر سے زیادہ ہلکا اور نہ پڑھنے اور چھوڑ دینے والے کے لیے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہے۔

نیز ارشاد نبوی ﷺ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ واستذكروا القرآن میں صحابہ کو تاکید فرمائی جا رہی ہے کہ قرآن کی خبر گیری کرو (کثرت سے تلاوت کرو) یاد کرتے رہا کرو حالانکہ ان کے حافظے بہت زیادہ قوی تھے اس کے باوجود بھی تاکید فرمائی ہمارے زمانے کے حافظے تو نہایت ہی کمزور ہیں اس لیے ہمیں تو بہت زیادہ کثرت سے تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اور کثرت سے تلاوت کرنے کا انعام یہ ملے گا کہ روز قیامت قرآن یاد ہوگا بھولے نہیں کیونکہ جب حافظ کو حکم ہوگا اقرا وارسی ورتل، قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، تو ملا قاری رحمہ اللہ سے نقل کردہ حدیث کے مطابق اگر دنیا میں بکثرت تلاوت کرتا رہا تو اس وقت بھی یاد ہوگا ورنہ بھول جائے گا۔

(فضائل قرآن ص ۲۵)

احادیث کے الفاظ القرآن یحاج العباد، القرآن حجة لک او علیک،

ومن جعله خلفه ساقه الى النار صاف صاف بتلا رہے ہیں کہ قرآن ان لوگوں کے خلاف جھگڑا کرے گا اور انہیں جہنم میں گرائے گا جنہوں نے اس کے حقوق کو تلف کیا اور اسے پس پشت ڈال دیا۔

ارشاد نبوی ہے: ”ما من امرء يقرأ القرآن ثم ينساه الا لقي الله يوم القيامة اجلدم“ (مشکوٰۃ، بحوالہ ابو داؤد، والدارمی)

”یعنی کوئی شخص ایسا نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہو پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کئے ہوئے ہاتھ سے اللہ سے ملاقات کرے گا۔“

قرآن مجید اگر بھول جائے تو یوں اس کو نہ بیان کیا جائے کہ ”میں قرآن بھول گیا ہوں“ بلکہ یوں کہا جائے کہ ”میں بھلا دیا گیا ہوں“ کیوں کہ قرآن کو بھولنا قرآن کی عظمت کے خلاف ہے اس لیے اس کو یوں کہیے کہ میری کم نصیبی اور کوتاہی ہے کہ میں نے اس نعمت عظمیٰ کی قدر نہیں کی۔ اسی کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا۔

بئس ما لاحدهم ان يقول نسيته اية كيت و كيت بل نسي (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری و مسلم)

قرآن مجید کا بھولنا بعض اوقات کسی بیماری یا حادثے کی وجہ سے ہوتا ہے اور بعض دفعہ اپنی سستی، کالہی کی وجہ سے اور بعض دفعہ گناہوں کی وجہ سے، گناہوں کا نسیان میں بڑا دخل ہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا شعر ہے۔

شكوت الى وكيع سوء حفظي

فارشدني الى ترك المعاصي

فان الحفظ فضل من الله

وفضل الله لا يعطى لعاصي

(میں نے امام وکیع سے کم حفظی کی شکایت کی تو آپ نے گناہوں

کو چھوڑنے کی ہدایت کی کیونکہ حافظہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ

تعالیٰ کا فضل گناہگاروں کو نہیں دیا جاتا)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے مواعظ میں ایک عبرت ناک واقعہ

نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ چلے جا رہے تھے ایک حسین لڑکا نصرتی کا سامنے آ رہا تھا، ایک مرید نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ ایسی صورت کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے؟ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو نے اس کو نظر اتھان سے دیکھا ہے غمغیب اس کا مزہ تم کو معلوم ہوگا چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شخص قرآن شریف بھول گیا۔ (نعوذ باللہ) (امثال عبرت) گناہوں کی کثرت کے علاوہ ہوم و غموم دنیوی کی زیادتی، بہت سے کاموں اور تعلقات کو بڑھانا، ہرا دھنیا کھانا، کھانا سب کھانا، سولی پر لٹکے ہوئے کو دیکھنا، قبروں کے کتبوں کو پڑھنا، اونٹوں کے درمیان میں چلنا، زندہ جوؤں کو بغیر مارے پھینک دینا گدی پر پھینچے لگوانا یہ سب چیزیں حافظہ کی کمزوری کرتی ہیں۔ (تعلیم المعلم طریق العلم ص ۸۱)

۱۔ نسیان قرآن سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

۱۔ حفظ کی تکمیل کے بعد گردان (دہرائی) کے لیے کم از کم ایک سال یا چھ ماہ ضرور لگانے چاہئیں۔

۲۔ روزانہ کم از کم ایک پارہ حفظ پڑھنا چاہیے یا کسی کو سنا دینا چاہیے۔

۳۔ ہر سال تراویح میں قرآن مجید سنانا چاہیے۔

۴۔ احکامات قرآنی پر عمل کرنا چاہیے۔ [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

۵۔ گناہوں سے اور دیگر چیزوں سے بچنا چاہیے جو حافظہ کو کمزور کرتی ہیں۔

۶۔ استاذ القراء قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کی تجویز کے مطابق تہجد کی آٹھ

رکعتوں میں تین پارے پڑھ لیا کریں کہ اس عمل سے ان شاء اللہ قرآن مجید

خوب پختہ ہو جائے گا نیز سورۃ بقرہ کی ابتداء سے مغفون تک اور آیۃ الکرسی سے

خالدون تک اور آخری رکوع بقرہ کا روزانہ بعد از عشاء پڑھ لیا کریں کہ ان

آیات کے پڑھنے والے کو قرآن مجید یاد رہتا ہے۔ (آداب تلاوت ص ۲۸)

یہ دعاء بھی مسنون ہے عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال

من خشي أن ينسى القرآن فليقل "اللَّهُمَّ نَوِّرْ بَكَتَابِكَ بَصَرِي وَأَطْلِقْ

لِسَانِي وَأَمْسِكْ بِمِصْرَبِي وَاسْتَعْمِلْ بِهِ جَسَدِي بِخَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ

اللَّهُ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ" (نہایۃ القول المفید ص ۳۱۳)

۹۹۔ بے مبالغہ مان لیں۔ ہم سب کو ان تجاویز پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں اور

سعدی فرماتے ہیں: "اللہ تم کو آئینہ بنائے گا۔"